بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

تیرھویں سورت الرعد
گیارھویں تراویح

تیرھویں پارہ کے نصف سے چودھواں پارہ کی ثلثہ کی تلاوت

سورہ الرعد کا سلسلہ قائم ہے۔ قرآن کہتا ہے جو لوگ اپنے عہد کی پاسداری قول و قرار پورا کرتے ہیں۔ اللہ نے جن رشتوں کو جن علاقوں کو احکامات کو پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اس کو باقی رکھتے ہیں حکم کی تعمیل کرتے رہتے ہیں۔ خدا کا خوف ڈر جن کے دل میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔ اپنی مشکلات کو صبر سے حل کرتے ہیں اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں اور اپنا مال غریبوں محتاجوں ضرور تمندوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے مخالفین کی بدسلوکی برائی کا جواب احسان، نیکی سے لوٹاتے ہیں ان کے لیے آخرت کی زندگی کے بہترین ٹھکانے اور درجے اللہ نے مقرر کردیے ہیں جہاں انہیں ہمیشہ کی زندگی انتظار کررہی ہے۔ لوگ نہیں جانتے یہ کتاب قرآن مجید کیا اثرات آیات و بینات کی کتاب ہے اس کی تاثیر اثر و قوت فیض ایسی ہے کہ اللہ چاہے تو اس کے اثر سے زمین پر کھڑے ہوئے پہاڑ چلنے لگیں۔ زمین کے اندر قبروں کے مردے زندہ ہو کر لوگوں سے باتیں کریں کیا وہ یہ منظر دیکھنے کے خواہشمند ہیں تب اس قرآن پر ایمان لائیں گے۔ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا ذمہ دار اور جواب دہ ہوگا۔ اصل فیصلہ اللہ کے پاس ہوگا۔ اللہ کے پاس لوحِ محفوظ امّ الکتاب میں سب کچھ پہلے سے لکھ دیا گیا ہے۔

اس کے بعد سورہ ابراہیم چودھویں سورت قرآن کی شروع ہورہی ہے۔ فرمایا جارہا ہے کہ یہ قرآن لوحِ محفوظ کی امّ الکتاب سے نازل ہورہا ہے جو لوگوں کو جہالت کفر و شرک کی تاریکی سے نورِ ایمان کی روشنی میں لاتی ہے۔ یہ زیب و زینت کی خوشنما دلفریب مناظر دنیا کے انسانوں کی آرام طلب فطرت کو اپنی طرف راغب کرلیتے ہیں۔ ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنی من پسند کی خواہش نفس لذت عیش کی زندگی گذارے اس میں کوئی روک ٹوک کسی کی نہیں ہو یہ غیر شعار راستہ ہوگا۔ اس سے بچ نکلنے کے لیے جھوٹے جواز طرح طرح کے حیلے بہانے، تذبذب فتوے فیصلے تسلیاں حاصل کر کے دل کو دھوکا فریب دیتے رہتے ہیں۔ نماز روزہ خدا کی

بندگی اطاعت سے کتراتے رہتے ہیں۔ پچھلی قوموں نے بھی یہی کیا۔ بنی اسرائیل کی تو فردِ جرم کی ایک فہرست تیار کر کے قرآن نے سب حالات سنائے ہیں۔ ان کا انجام بھی تم نے سن لیا۔ بات صرف ایک نکتہ کی تھی ان کو اتنی سی بات مان لینی تھی کہ زبانی زبان سے دل کے یقین سے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دینا چاہیئے تھا۔ مگر وہ اس کے لیے ہرگز تیار نہ ہوسکے۔ اِلٰہ کو وہ ضرور مانتے تھے کہتے تھے کہ خدا ہے۔ خدا مانتے تھے لیکن خدا کے قائم مقام اور خداؤں پر ان کا اصرار تھا۔ قرآن کا اصرار تھا کہ پہلے نفی کرو خدا کی کہ خدا کوئی نہیں ہے لَآ اِلٰہَ مگر صرف ایک خدا ہے۔ اِلَّا اللّٰہُ۔ لوگو! تم نہیں جانتے کہ اس کلمہ طیبہ میں کیا خیر اور کیا برکت ہے۔ اس کی اہمیت اور ضرورت دین کی بنیاد اس پر قائم ہے۔ ایسی بنیاد تم مثال سے سمجھو کہ وہ ایک چھوٹا سا پودا ہے۔ دین ایمان کا جو متقی لوگوں کے دلوں میں پھلتا پھولتا ایک بڑا تناور درخت بن جاتا ہے۔ ایسا گھنا درخت جس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں تک اونچی پھیلی ہوئی ہوں جس کی جڑیں زمین کے اندر دور دور تک چلی گئیں ہوں۔ اس کی ٹھنڈی چھاؤں میں دل کا سکون دنیا کی راحت آخرت کی بہترین زندگی کا خواب مزے، نیند کا آرام، مسافرِ حیات کو ملے۔ اس کے نیک ثمرات مومنوں کے اوپر جھوم جھوم کر لدے پھندے لٹک رہے ہوں اور اللہ کے نیک متقی بندے اپنے ہاتھوں سے اپنے عمل سے ان کو ایک سے دس گنا کر کے لوٹ رہے ہوں حاصل کر رہے ہوں۔ اسی کلمہ طیبہ کے ایمان و یقین کی بنیاد اسی پر زندگی کا سارا دارومدار ہے اور اسی میں لوگوں کی نجات کا ذریعہ ہے۔ ابراہیم نے کیا کیا تھا اس نے ابتداً عمر ہی سے اس کلمہ طیبہ کو پالیا تھا ایسے گھر میں جنم لیا جہاں بہت سے اِلٰہ روزانہ پتھروں سے تراشے جاتے تھے۔ ابراہیم تو ان کو بازار میں لے جا کر فروخت بھی کیا کرتا تھا کہتا تھا لوگو! اپنے اپنے خداؤں کو میرے ٹوکرے سے چن کر اٹھا لو۔ تمہارے کسی کام کے نہیں ہیں گھروں کی زینت کے لیے لے جا کر رکھ لو۔ ابراہیم تو صرف ایک خدا کو جاننا پہچاننا چاہتا تھا اور ان سارے خداؤں کو کوڑیوں کے دام بیچ کر روزانہ آیا کرتا تھا۔ ابراہیم کا دین و ایمان اللہ کو پسند تھا۔ ابراہیم روئے زمین پر وہ پہلا انسان تھا۔ جس کو خدا کی معرفت حاصل تھی۔ وہ کلمہ طیبہ کا شیدائی اس کا ماننے والا اس پر عمل کرنے والا اس پر زندگی گذارنے والا تھا اس نے اس کلمہ طیبہ کے مان لینے کے بعد کیا کیا مصائبات اور مشکلات کا سامنا نہیں کیا۔ قرآن نے وہ سب بیان کیا ہے بالآخر ابراہیم خدا کی معرفت خدا کی پہچان میں کامیاب ہوا۔ ابراہیم کو خدا نے آزمایا کہ وہ کس قدر اپنے قول و ایمان کا سچا اور پکا ہے ابراہیم ہر آزمائش میں پورا اترا۔ اللہ نے اس کو لوگوں کا پیشوا اور امام بنایا۔

ابراہیم سے اللہ نے اپنا گھر مکہ میں تعمیر کرایا جہاں ابراہیم نے لاالہ الا اللہ کا اعلان کیا۔ ابراہیم نے اپنی اولاد سے بیٹے اسحاق سے اور اسحاق کے بیٹے یعقوب سے وعدہ لیا کہ وہ اس کلمۂ طیبہ پر قائم رہیں گے خدا کے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہیں کریں گے۔ اس وعدہ بنی اسرائیل کی ان کی نسل وعدہ خلافی نہیں کرے گی۔ آج وہ دن آگیا ہے اسماعیل کی اولاد میں ایک نبی آیا اور اس کلمہ طیبہ کو اٹھا لایا اس عہد کی تجدید کا بیڑا اٹھایا اور مکہ کی وادی میں کلمہ لا الٰہ کا نعرہ بلند کیا کہا لوگو! اللہ ایک ہے واحد ہے، اسی کی عبادت اور بندگی کرو۔

اس کے بعد دوسری سورۃ الحجر شروع ہوتی ہے۔ الر سے شروع ہوتی ہے اس میں مظاہر قدرت کے ایک ایک کرشمے کو بیان کرکے خدا کی وحدانیت کی دلیل اور ثبوت پیش کیے جارہے ہیں۔ پھر بھی نہ ماننے والے ذہن اس کی باتوں پر یقین نہیں کرتے اس کو دیوانہ اور مجنوں کی باتیں کہتے ہیں۔ دعوت اسلام پر تہمت لگاتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ قرآن نے شروع ہی میں آدم اور شیطان کا قصہ سنا کر بتادیا کہ دنیا میں صرف دو قوتیں کام کرتی رہتی ہیں۔ آدم کا طرز عمل انسانیت، شرافت، اطاعت خداوندی، غلطی، بھول پر اللہ سے معافی طلب کرنا، عاجزی کرنا ہے۔ دوسرا طریقہ خدا کی نافرمانی، غرور، تکبر، غلطی نادانی پر اصرار کرنا اس کے لیئے جواز، حیلے، دلائل سے بحث کرنا ہے اور دکھی دنیا ان دو طریقوں پر ان کے اعمال و افعال اپنا اپنا طرز عمل اختیار کرتے رہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ان دو مختلف طریقوں کے انجام آخرت میں بڑے ہونگے اپنے اپنے کیفر و کردار کو پہنچیں گے جو لوگ صراط مستقیم، آدمیت کے طریقے پر چلیں گے اللہ نے ان کی مغفرت اور بخشش کا وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ نے مسلمانوں کی مغفرت اور بخشش کے لیے ایک نسخۂ شفا ایسا عطا کیا کہ سارے قرآن کا وہ خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ قرآن کی آیات سبع مثانی جو فاتحۃ الکتاب میں شروع قرآن کا دیباچہ بنائی گئیں جس میں اللہ نے خود اپنا تعارف لوگوں سے کرایا اور لوگوں کو خدا سے مانگنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھایا یہی وہ آیات سبع مثانی ہیں جو جبرائیل علیہ السلام حضور صلعم کو مکہ میں ہجرت سے پہلے آکر سناتے تھے اور فرمایا تھا کہ ہر رکعت نماز میں سب سے پہلے ان سات آیات کو پڑھا کریں۔ اور یہی آیات سبع مثانی اللہ کا حبیب خدا کے دیدار کے لیے اس کی جناب میں پہنچا تو اپنی امت کی طرف سے بطور سپاسنامہ ان آیات کی تلاوت کی یہی دعا بڑی مستجاب اور مقبول ہوئی۔ خدا نے اس سپاس نامے کو مسلمانوں کو لوٹا دیا اور حکم دیا کہ میرا بندہ اگر ہر روز دن کے پانچ اوقات میں اپنی نمازوں میں ان آیات کو کھڑے ہوکر پڑھتا رہے گا اس سے میں

دوزخ کی آگ کو دور کردوں گا اس کے لیے اپنی رحمت اور مغفرت کے دروازے کھول دوں گا، یہ ہے سورہ فاتحہ کی تفسیر۔ یہ سورت قبروں کے مردوں کی شفاعت اور بخشش کرنے والی ہے، یہ سورت فاتحہ تمہاری نذر و نیاز منت مراد پوری کرنے والی ہے۔ یہ سورت فاتحہ تمہاری نجات کے لیے نسخہ شفا ہے۔

اللہ نے ان قوموں کا ایک سرسری جائزہ اس سورت کے آخر میں سنایا جن پر خدا کا غضب اور غصہ ان کی ہلاکت و بربادی کا باعث بنا۔ حضرت نوح کا واقعہ حضرت لوط کا قصہ کہ ایک ہی گھر کے اندر پیغمبر کی بیوی بھی مختلف الخیال مختلف عقیدہ رکھنے والی بھی ہوتی ہے۔ بیوی سے زیادہ قریب مرد کی کون رفیق ہوگی۔ مگر خیال و فکر عقیدہ کی آزادی کسی کو راہ راست پر لاتی ہے کسی کو گم کردہ راہ بنادیتی ہے یہ نصیب سب کا الگ الگ ہے سب کا مقدر ہے اس کے بعد قوم حجر کا قصہ سنایا جس کے نام سے یہ سورت منسوب ہے۔

بڑے ماہر انجینئر تعمیرات مکانات پہاڑوں کا سینہ چیر چیر کر بڑے بڑے ستون تراش کر کے عمارات محلات مکانات تعمیر کرتے کہ ایسے خوبصورت پائیدار مکانات، مگر ان میں رہنے والے اس قدر بودے اور کمزور جن کو خود اپنی ہی تعمیر تخریب کی کوئی خبر نہیں، مکانات باقی رہ جائیں گے مگر مکین باقی نہ ہوں گے۔ ان کے محلات عالیشان مکان، مال و دولت ثروت خوشحالی ان کے کوئی کام نہ آئی جب خدا کا عذاب زلزلہ کی صورت میں آیا وہ اپنے مکانوں کی چھت کے نیچے دب کر ہلاک ہوگئے تھے۔ خدا کے نافرمان، سرکش کفر و شرک کی گندگی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ اللہ کے حبیب ان کافروں کے حالات و سرکشی پر دل تنگ نہ کریں۔ غمگین نہ ہوں اللہ سے رابطہ استوار رکھیں، اس کی عبادت کرتے رہیں۔

لوگو! قیامت کا دن مقرر ہے۔ قیامت کا وعدہ اللہ نے کر رکھا ہے۔ اس دن سے ڈرو جس دن سب کا حساب اور فیصلہ ہونے کا دن مقرر ہے۔ یہ غیب کی باتیں ہیں قرآن غیب کا علم تمہیں سناتا رہتا ہے۔ تم کو خود اپنے متعلق غیب کی خبر نہیں ہے تم پیدائش سے پہلے کہاں تھے۔ کہاں سے عدم وجود سے تم وجود میں کہاں آگئے۔ کبھی تم نے اپنی پیدائش حقیقت نطفہ کی خبر بھی لی ہے۔ اپنی پیدائش اور وجود کی خبر نہیں خدا کے وجود کے بارے میں تکرار کرنے نکلے ہو ایک گندہ پانی کا حقیر قطرہ اور خدا کے بارے میں کٹ حجتی بڑائی باتیں کرے۔ انسان اگر خدا کے انعامات احسانات کا شمار کرنا چاہے تو زندگی ساری اس کی گنتی شمار پوری نہ کر سکے۔ خدا کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ذرا دنیا میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا آج

ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ جن لوگوں نے اللہ کے دین کے لیے ابتدا اسلام میں مشکلات برداشت کیں۔ اپنا گھر بار وطن چھوڑ کر رسول اللہ کے ساتھ ہجرت مدینہ کی ان کے درجات اللہ کے پاس مقرر کر دیے گئے ہیں اور آخرت کا ثواب بدرجہا اللہ کے پاس ملے گا اسلیے کہ انہوں نے مصیبتوں میں صبر کیا، تحمل و برداشت اختیار کیا اللہ پر بھروسہ کیا اللہ ان کا اجر ضرور دینے والا ہے۔ لوگو! دین کی باتیں رسول اللہ سے سیکھو۔ اگر تمہیں معلومات کم ہیں تو اہل ذکر سے اہل اللہ سے معلومات حاصل کرو تم کو دین کے متعلق بہت کچھ معلوم جائے گا۔ قرآن کے مضامین قرآن کی آیات بیّنات تمہارے سامنے ہر بات صاف صاف بیان کرتی ہیں۔ ان کو پڑھو ان پر غور و فکر کرو نصیحت، ہدایت کی بہت سی باتیں تم کو معلوم ہوجائیں گی۔ لوگوں کے بارے میں عجیب عقائد پیش آتے رہتے ہیں۔ اگر ان کے گھر لڑکا پیدا ہوتا ہے تو خوش ہوجاتے ہیں اور اگر بیٹی پیدا ہوتی ہے تو ان کے منہ پھول جاتے ہیں آزردہ ہوجاتے ہیں۔ لوگوں سے نومولود کی خبر چھپاتے پھرتے ہیں، شرم آتی ہے بیٹی دوسرے کو بیاہ کرنے اور کسی غیر کو اپنا داماد بنانے میں جہالت گمراہی دیکھو کہ بیٹی کو زندہ درگور کرتے مٹی میں دفن کرکے چلے آتے ہیں۔ خدا پر بھروسہ ذرا نہیں کرتے خدا تو ان کو بیٹے بیٹیاں عطا کرنے والا ان کو رزق عطا کرنے والا ہے۔ اللہ نے انسانوں کے لیے حیوانات کو ایک دوسرے کی ضرورت نفع اور غذا کے لیے پیدا کیا ہے۔ جانوروں کا دودھ، بچوں کی پرورش کے لیے ان کا گوشت کھانے کے لیے حلال کیا ہے۔ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے۔ کیسی عقل ماری گئی ہے۔ انسان اشرف مخلوق بنایا گیا ہے۔ ذرا سی مکھی کو دیکھو اس کی عقل ہی کتنی ہے۔ شہد کی مکھی کو کس نے عقل دی کس نے سمجھایا کہ درختوں کی اونچی اونچی شاخوں پر اپنے گھر بنائے، چھتے لگائے پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر اپنا چھتہ سجائے کہ انسان کی دشمنوں کی دست برد سے محفوظ رہے۔ اس کا خاندانی نظام تو دیکھو۔ اس کی عقل و سمجھ کتنی کیسا مربوط انتظام خاندان کا۔ رانی ہے، انڈے بچے دینے کا کام اس کے ذمے ہے۔ اس کی خادمائیں نوکرانیاں ہیں جو بچوں کی حفاظت پرورش پرداخت کرتی رہتی ہیں۔ ان میں مادہ مکھی سوائے رانی کے کوئی نہیں سب کی جنس اللہ نے اپنی قدرت سے بنائی ہے۔ خادمائیں خدمت گذار مکھیاں ان کی کوئی جنسی خواہش رغبت نہیں نہ نر ہوتی ہیں اور نہ مادہ بیچ بیچ کی جنس الگ اور نر مکھیاں الگ جن کے ذمے باہر کا کام محنت لگایا گیا ہے۔ روز صبح سویرے باغوں جنگلوں سے پھلوں کا رس چوس چوس کر شہد جمع کرتی رہتی ہیں۔ ان کے ذمے یہ کام دن رات لگا رہتا ہے۔ ان کی غذا کی ضرورت بھوک پیاس وہ اسی شہد سے پورا

کرلیتی ہیں۔ جو انؒ کے پیٹ کے اندر جمع رہتا ہے بقدرِ ضرورت استعمال کرتی ہیں اور باقی بچنے والا شہد چھتے میں جمع کردیتی ہیں۔ سب کا ایک ہی کام ہے۔ اپنی ضرورت سے زیادہ جو بچ جاتا ہے۔ وہ ان کا مال نہیں ہے چھتہ کی ملکیت ہے سب کے کام آئے گا سب کی ضرورت پوری ہوگی۔ یہ تو مکھی کی عقل اور سوچ سمجھ ہے۔

انسان تو جو کچھ کماتا ہے سارا مال اپنے لیے جمع کرلیتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ اللہ کی راہ میں بہن بھائیوں پر خرچ کرنا نہیں چاہتا کہتا ہے اس کا مال ہے اس نے کمایا اس نے جمع کیا ہے۔ کیا انسان شہد کی مکھی سے گیا گذرا ہوگیا جو ایسا خیال کرتا ہے۔ شہد کی مکھی سے عقل سیکھے خدا اپنی حکمت کی مثالیں کس طرح دستا رہتا ہے۔ انسان اپنی عقل و فہم کو ذرا دوڑا لے تو اس قدرت کے مظاہروں میں بہت سی نشانیاں اور رنگ رنگ کے تماشے نظر آئیں گے ان سے وہ سبق سیکھے اپنی زندگی کو خدا کے حکم کے مطابق ڈھال لے خدا نے آنکھ ناک کان عقل سمجھ ہر چیز صحت مند تندرستی دے رکھی ہے عقل سے سوچے اور سمجھے فکر کرے۔ رسول اللہ کی پوری زندگی ان کے سامنے نمونہ بنی رکھی ہے۔ قرآن ہدایت کے لیے کھلی ہوئی کتاب ہے۔

لوگو! غفلت بہت ہوچکی۔ دنیا دھوکا ہے۔ زندگی مختصر ہے۔ قیامت قریب ہے۔ قیامت ضرور آئے گی اپنا اپنا حساب پورا کرو۔ اعتدال، توازن کی زندگی اختیار کرو، اسراف، خدا کو پسند نہیں، عدل و انصاف برابر رکھو۔ اللہ احسان کرنے کا حکم دیتا ہے عدل، احسان سے معاملات کو خوشگوار بناؤ۔ خیرات صدقہ زیادہ نکالو اس سے مغفرت کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ لوگو! بات بات پر اللہ کی جھوٹی قسمیں مت کھاؤ۔ بد عہدی کروگے تو تم پر گناہ ہوگا۔ بد عہدی کی سزا سے بچنے کے لیے قسم کا کفارہ واجب ہے۔ جو لوگ اپنا عہد قسم کھانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں ان کی مثال اس عورت کی ہے جو دن رات سوت کات کات کر دھاگے کا گولا تیار کیا اور پھر اس کو گچھے گچھے بنا کر تار تار کردیا۔ قسم توڑ کر بد عہدی کی ایسی مثال تم پسند کروگے کہ ساری محنت ضائع کردی۔ یہ مثال مکڑی کے گھر کی بودے گھر کی مثال ہے۔ لوگو! جب تم قرآن پڑھنے لگو تو سب سے پہلے شیطان سے پناہ مانگو خدا کی پناہ میں آجاؤ کہ تمہارے خیالات اور وسوسوں سے تمہیں نجات حاصل ہو۔ کہو اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم اللہ کے نام کی برکت و رحمت سے مومنوں کے دلوں کو سکون و یکسوئی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ اللہ ہی مومنوں کے عقیدے اور اعمال کا نگہبان ہوتا ہے۔ اگر غلطی سے بھول چوک ہوجائے۔ گناہ، خطا کر بیٹھو تو ضمیر کی آوازِ ملامت پر نادم ہوجاؤ۔ خدا سے شرمساری کرو، مغفرت اور توبہ کرو اللہ سب گناہوں

کا معاف کرنے والا ہے۔ تمہارا دین تمہارا عقیدہ دین ابراہیمی ہے۔ اسی طرح ازل سے ابد تک قائم رہنے والا دین ہے۔ تمہاری پہچان نماز روزہ خدا کی اطاعت بندگی سے ہے۔ اللہ نے تمہیں دو نعمتیں دی ہیں صبر اور نماز ان پر کاربند ہو جاؤ اسی میں تمہاری بھلائی اور نجات ہوگی۔